ما شانک ؟ لیس کنت تامرنا بالمعروف و تنہانا عن المنکر ؟ اے فلاں ! یہ تیرا کیا حال ہے ؟ کیا تم دنیا میں ہم کو نیکیوں کی تلقین نہیں کرتے تھے ؟ اور برائیوں سے نہیں روکتے تھے ؟ (ایسے نیکی کے کام کرنے کے باوجود تم یہاں کیسے ؟) قال کنت امرکم و لا اتیہ و انہاکم عن المنکر و اتیہ وہ شخص کہے گا کہ میں تمہیں تو نیکیوں کی تلقین کرتا تھا اور خود اس کے قریب نہیں جاتا تھا' اور برائیوں سے تم کو روکتا تھا اور خود کرتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے معاشرے کو عدل و انصاف کا گہوارہ بنائے اور دہرے معیار کی تباہیوں اور ہلاکتوں سے محفوظ فرمائے ! (آمین یا رب العالمین

انتقال پر ملال

جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے ملازم محمد انور سلفی کے دادا جان بابا ابراہیم لاہوریہ جولائی کے آخری ہفتہ میں انتقال فرما گئے انا للہ و انا الیہ راجعون اللہ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے ! (آمین)

بمقام
جامعہ سلفیہ
فیصل آباد

انعامی تقریری مقابلہ

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بوقت
10:30 بجے
صبح

بتاریخ 30 ستمبر 1996

شرائط

- سکول و کالج اور دینی مدارس کے طلباء حصہ لے سکتے ہیں۔
- ہر ادارہ کے صرف تین طالب علم حصہ لے سکتے ہیں۔
- شرکت کے خواہش مند طلباء کا متعلقہ ادارہ سے تصدیق شدہ ہونا ضروری ہے۔
- رابطہ کی آخری تاریخ 25 ستمبر ہے۔
- تقریر کا دورانیہ 5 سے 7 منٹ ہوگا۔

منجانب: محمد ادریس سلفی [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تحریر= محمد رمضان سلفی، فیصل آباد

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضاء داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

رسول ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم جہاں سیرت و کردار' اخلاق و عادات اور زندگی کے تمام امور میں بے مثال تھے وہیں آپ "حسن و جمال" میں بھی بے نظیر تھے۔ خوش بخت تھے وہ نفوس قدسیہ کہ جنہیں حالت ایمان اور اسلام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ پر انوار کی زیارت کا شرف اور سعادت حاصل ہوئی۔ وہ چہرہ اقدس کہ جس کی حالت ایمان میں کی گئی "زیارت" اخروی فوز و فلاح کا باعث ہے۔ جیسا کہ فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ لاتمس النار مسلمارانی اورای من رانی" اس مسلمان کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا' یا اسے دیکھا جس نے مجھے دیکھا ہو۔ ترمذی

لہٰذا اس فرمان کے پیش نظر خوش قسمت اور بانصیب تھے وہ لوگ کہ جو چہرہ پر انوار کی زیارت سے "مشرف" ہوئے۔ اور پھر انہوں نے اپنے اپنے انداز سے نبی علیہ السلام کے حسن و جمال کو بیان کیا۔ چنانچہ ہم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بیان کردہ تاثرات کی روشنی میں "جمال مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم "کو بیان کریں گے۔

ہجرت کے وقت نبی علیہ السلام ام معبد خزاعیہ کے خیمے سے گزرے تو اس نے آپؐ کے روانگی کی بعد اپنے شوہر سے آپؐ کے حلیہ مبارک کا جو نقشہ کھینچا وہ یہ تھا۔ چمکتا رنگ' تابناک چہرہ' خوبصورت ساخت' نہ توندے پن کا عیب نہ گنجے پن کی خامی'

سفید۔ سیاہ آنکھیں' سیاہ سرگیں پلکیں' باریک اور باہم ملے ہوئے ابرو' چمکدار کالے بال' خاموش ہوں تو باوقار' گفتگو کریں تو پرکشش' دور سے سب سے تابناک و پر جمال' قریب سے سب سے خوبصورت اور شیریں' گفتگو میں چاشنی بات واضح اور دو ٹوک' نہ مختصر نہ فضول' انداز ایسا کہ گویا لڑی سے موتی جھڑ رہے ہیں' درمیانہ قد' نہ چھوٹا کہ نگاہ میں نہ جچے' نہ لمبا کہ ناگوار لگے' دو شاخوں کے درمیان ایسی شاخ کی طرح ہیں جو سب سے زیادہ تازہ خوش منظر ہے۔ رفقاء آپ کے گرد حلقہ بنائے ہوئے' حکم فرمائیں تو توجہ سے سنتے ہیں' کوئی حکم دیں تو لپک کر بجالاتے ہیں' نہ ترش رو نہ لغو گو۔ (زاد المعاد جلد2 صفحہ 54)

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی علیہ السلام کا وصف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ......

آپ نہ لمبے تڑنگے تھے نہ چھوٹے' لوگوں کے حساب سے درمیانہ قد کے تھے' بال نہ زیادہ گھنگریالے تھے نہ بالکل کھڑے کھڑے بلکہ دونوں کے بیچ بیچ کی کیفیت تھی۔ رخسار نہ بہت زیادہ پر گوشت تھے' نہ ٹھوڑی چھوٹی اور پیشانی پست' چہرہ کسی قدر گولائی لئے ہوئے تھا۔ رنگ گورا گلابی' آنکھیں سرخی مائل' پلکیں لمبی' جوڑوں اور مونڈھوں کی ہڈیاں بڑی بڑی' سینہ پر ناف تک بالوں کی ہلکی سی لکیر' بقیہ جسم بال سے خالی' ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں پر گوشت' چلتے تو قدرے جھٹکے سے پاؤں اٹھاتے اور یوں چلتے گویا کسی ڈھلوان پر چل رہے ہیں' جب کسی طرف ملتفت ہوتے تو پورے وجود کے ساتھ ملتفت ہوتے۔ دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی' آپ سارے انبیاء کے خاتم تھے' سب سے زیادہ سخی دست' اور سب سے بڑھ کر جرائت مند' سب سے زیادہ صادق اللہجہ اور سب سے بڑھ کر عہد و پیمان کی وفا کے پابند۔ سب سے زیادہ نرم طبیعت اور شریف ساتھی' جو آپ کو اچانک دیکھتا ہیبت زدہ ہو جاتا' جو جان پہچان کے ساتھ ملتا محبوب رکھتا' آپ کا وصف بیان کرنے والا یہی کہہ سکتا ہے کہ میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ جیسا نہیں دیکھا۔ (الرحیق المختوم اردو صفحہ 770)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ کا پیکر درمیانی تھا' دونوں کندھوں کے درمیان دوری تھی' بال دونوں کانوں کی لو تک تھے' میں نے آپ کو سرخ جوڑا زیب تن کئے ہوئے دیکھا' آپ سے بڑھکر کوئی خوبصورت چیز کبھی نہیں دیکھی۔ (تیسیر الباری شرح بخاری جلد3 صفحہ479)

ایک روایت میں حضرت براء فرماتے ہیں کہ ...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں میں خوبصورت تھے اور آپ کے اخلاق سب سے اچھے تھے۔ ایضاً

اور حضرت براء رضی اللہ عنہ سے ہی پوچھا گیا کہ ..... کیا نبی علیہ السلام کا چہرہ تلوار جیسا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا "لابل مثل القمر" نہیں بلکہ چاند جیسا تھا۔ ایضاً

اور ایک روایت میں ہے کہ .... آپ کا چہرہ مبارک " مثل الشمس والقمر کان مستدیرا" سورج اور چاند کی طرح تھا اور گول تھا۔ (صحیح مسلم مترجم جلد6 صفحہ46)

ربیع بنت معوذ صحابیہ سے عمار بن یاسر کے پوتے نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کچھ حلیہ مبارک بیان فرمائیے۔ تو انہوں نے فرمایا لورایتہ رایت الشمس طالعۃ اگر تم حضور ؐ کو دیکھتے تو لگتا کہ تم نے طلوع ہوتے ہوئے سورج کو دیکھا ہے۔ (دارمی بحوالہ رحمتہ اللعلمین حصہ دوئم صفحہ 343)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی علیہ السلام سے بڑھکر کوئی چیز خوبصورت نہیں دیکھی' لگتا تھا سورج آپ کے چہرے پر رواں دواں ہے۔ مشکوۃ

جب آپ غضبناک ہوتے تو چہرہ سرخ ہو جاتا جیسے دونوں رخساروں پر دانہ انار نچوڑ دیا گیا ہو۔ مشکوہ کتاب الاعتصام

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک بار چاندنی رات میں آپ کو دیکھا آپ پر سرخ جوڑا تھا۔ میں رسول اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا اور کبھی چاند کو دیکھتا۔ آخر (میں اس نتیجہ پر پہنچا) احسن عندی من القمر کہ حضور ؐ چاند سے زیادہ خوبصورت

ہیں۔ (ترمزی و دارمی)

اور حضرت جابرؓ ہی سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام کی پنڈلیاں قدرے پتلی تھیں' اور آپ ہنستے تو صرف تبسم فرماتے (آنکھیں سرگیں تھیں) تم دیکھتے تو کہتے کہ آپؐ نے آنکھوں میں سرمہ لگا رکھا ہے حالانکہ سرمہ نہ لگا ہوتا۔ (جامع ترمذی مع تحفتہ الاحوذی جلد4 صفحہ306)

اور حضرت جابرؓ ہی راوی ہیں کہ آپ کا دہانہ کشادہ تھا' آنکھیں ہلکی سرخی لئے ہوئے اور ایڑیاں باریک تھیں۔ (صحیح مسلم اردو ترجمہ جلد6 صفحہ43)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھا سے مروی ہے کہ آپ کے آگے کے دونوں دانت الگ الگ تھے' جب گفتگو فرماتے تو ان دانتوں کے درمیان سے نور جیسا نکلتا دکھائی دیتا۔ (ترمذی و مشکوۃ)

گردن گویا چاندی کی صفائی لئے ہوئے گڑیا کی گردن تھی' پلکیں طویل' داڑھی گھنی' پیشانی کشادہ' ابرو پیوستہ اور ایک دوسرے سے الگ' ناک اونچی' رخسار ہلکے' لبہ سے ناف تک چھڑی کی طرح دوڑا ہوا بال' اور اس کے سوا شکم اور سینے پر کہیں بال نہیں' البتہ بازو اور مونڈھوں پر بال تھے' شکم اور سینہ برابر' سینہ مسطح اور کشادہ' کلائیاں بڑی' ہتھیلیاں کشادہ' قد کھڑا' تلوے خالی' اعضا بڑے بڑے' جب چلتے تو جھٹکے کے ساتھ چلتے' قدرے جھکاؤ کے ساتھ آگے بڑھتے اور سہل رفتار سے چلتے۔ (خلاصتہ السیر صفحہ 19-20 الرحیق المختوم صفحہ774)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی حریر و دیباج نہیں چھوا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو۔ اور کبھی کوئی عنبر یا مشک یا کوئی ایسی خوشبو نہیں سونگھی ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے بہتر ہو۔ (بخاری و مسلم)